سوال

(178)اپنے بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اپنی پھوپھی زاد سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن یاد رہے کہ میرے بڑے بھائی نے میری اس پھوپھی کا ایک سے زیادہ بار دودھ پیا ہے لیکن میں نے اپنی اس پھوپھی کا مطلقاً دودھ نہیں پیا اور میری اس پھوپھی زاد نے بھی میری ماں کا دودھ بالکل نہیں پیا۔ سوال یہ ہے کیا میں اپنی اس پھوپھی زاد سے شادی کر سکتا ہوں یا میں اس کا بھائی ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کا جواب نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد کی روشنی میں دیا جائے گا۔

((یحرم من الرضاعة مایحرم من النسب)) (صحیح البخاري)

''رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔''

یعنی رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو قرابت سے حرام ہیں کیونکہ نسب قرابت ہے۔ لفظ 'نسب' کے بارے میں انشاء اللہ عنقریب تفصیل ذکر کروں گا۔

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اپنی اس پھوپھی زاد سے شادی کر سکتے ہیں جس کی ماں کا آپ کے بھائی نے دودھ پیا ہے کیونکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایسا کوئی رضاعی رشتہ نہیں ہے، لہٰذا آپ اس کے بھائی نہیں ہیں کیونکہ آپ نے تو اس کی ماں کا دودھ نہیں پیا ہے لہٰذا وہ آپ کی بہن نہیں ہے حرمت صرف دودھ پینے والے اور اس کی اولاد کے بارے میں ثابت ہوتی ہے۔ یعنی رضاعت کا اثر دودھ پینے والے اور اس کی اولاد پر مرتب ہوتا ہے، اس کے بہن بھائیوں پر یا اصول میں جو اس سے اوپر کے رشتے دار ہوں ان تک اس حرمت کا اثر نہیں پہنچتا ہاں البتہ یہ حرمت دودھ پینے والے اور اس کی اولاد کی طرف دودھ پلانے والی کی طرف سے ضرور منتقل ہوتی ہے نیز اس کی طرف سے بھی جس کی طرف سے اس کا دودھ منسوب ہو یعنی جس نے اسے دودھ پلایا ہو یہ اس کی ماں ہوگی، اس کی ماں اس کی نانی ہوگی، اس کا باپ اس کا نانا ہوگا، اس کے بھائی اس کے ماموں ہوں گے اور اس کی بہنیں اس کی خالائیں ہوں گی۔

اس طرح جس کی طرف اس عورت کا دودھ منسوب ہو اور وہ اس کا شوہر ہوگا یا آقا یا وہ جس نے شبہ کی وجہ سے اس سے وطی کی ہو تو وہ اس کا باپ ہوگا اور اس کی اولاد دودھ پینے والے کے بھاء یا ور اس کے بھائی اس کے چچے اور بہنیں، پھوپھیاں ہوں گی۔ یہ سب کچھ ہم نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے لیتے ہیں۔

((یحرم من الرضاعة مایحرم من النسب)) (صحیح البخاري)

''رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔''

کلمہ ''نسب'' (قرابت داری) کے متعلق میں نے جو یہ کہا تھا کہ اس کے بارے میں تفصیل ذکر گزارش کروں گا تو وہ یہ ہے کہ بہت سے عوام انساب یا ارحام کے کلمے سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد میاں بیوی یا بیوی کے رشتے دار ہیں حتیٰ کہ کئی آدمی یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص میرے انساب یا ارحام میں سے ہے، کیونکہ میں نے ان میں شادی کی ہے، یہ بات لغت اور شریعت کے اعتبار سے غلط ہے کیونکہ انساب اور ارحام سے مراد تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو باپ یا ماں کی طرف سے رشتے دار ہوں اور جو میاں بیوی کی طرف سے رشتے دار ہوں تو انہیں انساب نہیں بلکہ اصہار (سسرال) کہا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے :

وَهُوَ الَّذى خَلَقَ مِنَ الماءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهرًا ﴿٥٤﴾... سورة الفرقان

''اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا پھر اس کو نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کردیا۔''

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے باہمی تعلقات کے لئے ان دو چیزوں یعنی نسب اور مصاہرت کو ذریعہ بنایا ہے اور یہ دو الگ الگ قسمیں ہیں، میں نے اس کی طرف یہ توجہ اس لئے دلائی ہے کہ تاکہ لوگوں کو شرعی الفاظ کے مدلولات کا علم ہوجائے اور وہ غلطی کا ارتکاب نہ کریں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 153

محدث فتویٰ